تبصرہ نگاری کے اصول

مبصر الفاروق

تبصرہ نگاری ادب کی ایسی صنف ہے جس سے بہت کم افراد کو واسطہ پڑتا ہے، اس لئے اس کے اصول وضوابط مدون اور منضبط صورت میں نہیں ملتے، زیر نظر مضمون میں الفاروق کے مبصر میم۔ ط۔ شین صاحب نے اس بارے میں کچھ قواعد وضوابط جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو اہل علم کی خدمت میں۔

تبصرہ نگاری ایک دلچسپ اور کارآمد فن ہے، اس کے ساتھ وابستگی سے جہاں دنیا بھر کی انواع واقسام کی کتابیں پڑھنے اور نت نئی تحقیقات وتخلیقات سے آگاہ ہونے کا موقع ملتا ہے وہاں تبصرہ نگاری کی ادبی وتنقیدی اور تخلیقی صلاحیتیں بھی نکھر کر سامنے آتی ہیں، ذیل میں تبصرہ نگاری کے کچھ قواعد وضوابط اور مروجہ اصول لکھے جاتے ہیں امید ہے کہ اہل ذوق ان سے استفادہ کریں گے۔

سب سے پہلے متعلقہ کتاب سے اجمالی واقفیت پیدا کریں یعنی اس کے نام، مصنف اور موضوع سے آگاہی حاصل کریں، پھر اس کے شروع میں دیئے گئے پیش لفظ، تمہید تعارف، مقدمہ، سخنہائے گفتنی وغیرہ کو دیکھیں، تقریظ یا تعارفی خطوط جو اکثر کتابوں کے شروع میں ہوتے ہیں غور سے پڑھیں، کتاب کی فہرست دیکھ کر اس کے مضامین کا اجمالی خاکہ ذہن میں بٹھائیں، اب [illegible] چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنا شروع کریں، شروع سے آخر تک، پھر الٹے قدموں (یعنی الٹے ورقوں) آخر سے شروع تک، دو تین مرتبہ ایسا کریں، فہرست کے مطالعے میں جو عنوانات کسی اعتبار سے اہم یا قابل غور ہوں ان کو نشان زد کریں پھر ان کا کہیں سے استیعاباً کہیں سے انتخاباً مطالعہ کریں، مطالعہ کے وقت پنسل ہاتھ میں رکھیں اور جن جگہوں کو

دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے ان پر نشانات لگاتے جائیں اور ان کا مکرر مطالعہ کریں۔

اتنا کچھ کرنے کے بعد آدمی کتاب کے ''مغز'' سے اور ''جوہر'' سے واقف ہو جاتا ہے، اب لکھنے کا مرحلہ آتا ہے اس میں اصل الاصول یہ ہے کہ کسی بھی تبصرے کے بنیادی طور پر پانچ اجزاء ہوتے ہیں، ان پانچ اجزاء پر منقسم کرکے تبصرہ لکھنے کی صحیح مشق ہوسکتی ہے، وہ پانچ اجزاء یہ ہیں:

۱۔مختصر تمہید: یہ ہر تبصرے میں نہیں ہوتی، صرف ضخیم یا موضوع کے اعتبار سے اہم کتابوں پر تبصرے میں لکھی جاتی ہے اس میں وہ پس منظر بیان کیا جاتا ہے جس سے کتاب کی نوعیت یا اہمیت ظاہر ہو، یا اس کے تعارف میں سہولت پیدا ہو، یا تالیف کے اسباب ومقاصد، غرض وغایت اور ضرورت پر روشنی پڑی ہو، تبصرے کے اسی حصے میں کبھی مصنف کا مختصر تعارف دے دیا جاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ سبب وغرض تالیفِ خود مصنف کی زبانی دیباچے سے اخذ کرکے ان ہی کے الفاظ میں بیان کردی جائے۔

تمہید اور بعد میں آنے والے اجزاء میں ربط ہونا بھی ضروری ہے جو ان الفاظ سے پیدا کیا جاتا ہے ''زیر تبصرہ کتاب یا پیش نظر تصنیف''

۲۔تعارف: تمہید لکھنے کے بعد (اگر تمہید نہیں لکھی جارہی تو شروع سے ہی) کتاب کے تعارف کا مرحلہ آتا ہے، اس میں بتایا جاتا ہے کہ یہ مستقل تالیف ہے یا کسی دوسری کتاب کا ترجمہ، تلخیص یا شرح وغیرہ مختلف مضامین ومقالات کا مجموعہ ہے یا کسی ایک موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہے، کسی قوم یا ملک کی تاریخ ہے یا کسی فرد کی سوانح حیات، وغیرہ وغیرہ، کتاب اگر ضخیم ہے اور کئی حصوں میں منقسم ہے تو حصص وابواب کی ترتیب سمجھائی جاتی ہے، کبھی چیدہ چیدہ عنوانات درج کردیئے جاتے ہیں، شعروشاعری سے متعلق کتابوں میں گاہے نمونہ کلام بھی دے دیا جاتا ہے۔

۳۔منصفانہ اور معیاری تنقید: یہ سب سے اہم جز ہے، اس سے کتاب کے مقام ومرتبہ نیز خود تبصرہ نگار کی اہلیت کا اندازہ ہوتا ہے، اور اسی سے زیر

تبصرہ کتاب کے ساتھ ساتھ تبصرہ کرنے والے ادارے یا رسالے کی حیثیت اور معیار کا بھی تعین ہوتا ہے، اس میں متعلقہ کتاب کے علمی وادبی معیار پر گفتگو کی جاتی ہے، اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کتاب میں کوئی خاص بات یا اہم عنوان ہو تو اس کی نشان دہی کی جاتی ہے، دیانت وامانت کا تقاضا ہے کہ اس موقع پر منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور بے لاگ تبصرہ کیا جائے، ورنہ تبصرہ ''تبصرہ'' نہیں ''تذکرہ'' بن جاتا ہے، قارئین کے لئے مفید مشورہ نہیں بلکہ کتاب کا اشتہار لگتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ تبصرہ محض مصنف کی وکالت یا کتاب کی سفارش نہ ہو بلکہ اس میں حسب موقع معیاری تنقید بھی کی جائے۔ تب ہی اس فریضہ سے سرخ روئی کے ساتھ سبکدوش ہونا ممکن ہوتا ہے جو کتاب کے مصنف اور تبصرہ پڑھنے والے قارئین کی طرف سے تبصرہ نگار پر عائد ہوتا ہے، بے رحمانہ تنقید اور خیر خواہانہ مشورے کے امتزاج سے ہی مصنف اور قارئین کا اعتماد حاصل کیا جاسکتا ہے، جو تبصرہ نگار اور اس کے ادارے کے لئے اعزاز کی بات اور اس کی محنت کا بہترین صلہ ہے۔

تنقید کبھی کھل کر کی جاتی ہے اور کبھی دھیمے انداز اور دبے لفظوں میں، کھلے الفاظ میں کی گئی تنقید عام طور پر اس انداز سے شروع کی جاتا ہے ''تبصرہ نگار کا احساس ہے کہ'' اگر آپ کو مصنف کے پیش کردہ نظریات سے اختلاف ہے تو پہلے مصنف کے خیالات کو یوں بیان کریں، فاضل مصنف کی نظر میں......''

دبے لفظوں میں کی گئی تنقید کا بھی اپنا ہی ایک لطف ہوتا ہے، بین السطور جو چوٹ کی جاتی ہے اس کی کسک عموماً برپا ہوتی ہے اس قسم کی تنقید کے کچھ نمونے پیش خدمت ہیں:

''اس کتاب کا سب سے زیادہ مزاحیہ حصہ اس کا دیباچہ ''بقلم خود'' ہے جس میں تقریباً ایک سو چار خواتین وحضرات کے نام ان کے شہروں کے حوالے سے لکھے گئے ہیں، ان میں سیاست دان، ڈاکٹر، ادیب، شاعر صحافی، دانشور، دوست رشتہ دار سب شامل ہیں۔ مصنف جس شہر میں گیا، جس تقریب میں جانا ہوا وہاں جن لوگوں سے ملاقات ہوئی، جس سے تعارف ہوا، جس سے ہاتھ ملایا ان تمام لوگوں کا تذکرہ دیباچے میں موجود ہے تاکہ بند رہے

ہے۔

دوسری مثال سنجیدہ انداز کی ہیں تو چند ایک مزاحیہ طرز کی بھی ہیں۔شروع میں شاعر نے اپنی شاعری کی افراد کا شکریہ ادا کیا ہے لیکن اس سے ان کی تشفی نہیں ہوئی لہٰذا کتاب کے آخر میں ''کرم فرما'' کے عنوان کے تحت ۱۱۷ حضرات کے نام دیئے ہیں مگر یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے کون سی ''کرم فرمائی'' کی ہے؟

اس تیسرے جز میں ہمیشہ اپنی رائے نہیں لکھی جاتی کتاب کے شروع میں دیئے گئے مشہور شخصیات کے پیش لفظ یا تقریظ میں سے اقتباس بھی دیا جاسکتا ہے، خصوصاً اگر کتاب ایسے موضوع سے متعلق ہو جس سے تبصرہ نگار چنداں واقف نہیں (اور ایسا عین ممکن ہے) تو ایسے موقع پر کتاب کے شروع میں درج اہل فن کی آراء کو پیش کرنا چاہئے تا کہ کتاب کے معیار و حیثیت کا صحیح اظہار ہوسکے، ایسی صورت میں تبصرہ نگار چونکہ کتاب کے حقیقی مرتبے کا تعین نہیں کرسکتا اس لئے اسے یہ بارگراں اپنے اوپر نہیں لینا چاہئے۔

☆ باطل فرقوں کے رد یا امت مسلمہ کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان اختلافی مسائل پر جو کتابیں لکھی جائیں نیز جن کتابوں کا موضوع اختلافی اور نزاعی ہوان پر اپنی رائے دیتے وقت ایسی لچک رکھ لینی چاہئے کہ اگر بالفرض کوئی اعتراض ہوتو جواب دینا سہل رہے، مثلاً یوں لکھیں کہ مصنف کے نظریات کی صحیح جانچ تو علماء ہی باریک بینی سے جائزہ لے کر کرسکتے ہیں، چیدہ چیدہ مقامات سے کتاب دیکھنے کے بعد تبصرہ نگار کا احساس ہے کہ یا یوں کتاب کے علمی حیثیت و مقام کا تعین پیش کردہ خیالات کے متعلق ماہرانہ رائے تو اہل فن ہی دیں گے مبصر کی رائے کے مطابق۔

۴۔ظاہری خوبیاں: اس حصے میں کتاب کے کاغذ، کتابت وطباعت اور جلد بندی کی کیفیت تحریر کی جاتی ہے، سرورق کی تزئین اور کتاب کی پیش کش میں حسن وسلیقہ کی جانچ کی جاتی ہے، اگر پروف ریڈنگ کی غلطیاں یا اس طرح کی کوئی اور خامی ہوتو اس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، مناسب ہوتو کتاب کی ضخامت اور اس کی قیمت میں موازنہ کر کے قیمت

کے مناسب یا کم وبیش ہونے سے قاری کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

اس جز کو مستقلاً بیان کرنے کے بجائے مختصر الفاظ میں سمیٹنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ شروع میں جہاں کتاب ومصنف کا نام اور ضخامت لکھی تھی اس کے بعد ''طباعت'' کی شق بڑھا کر اس کے سامنے یہی چیزیں مختصراً لکھ دیں۔ ذیل میں اعلیٰ، اوسط، ادنی تین قسم کی کتابوں کے معیار طباعت کو ظاہر کرنے والے الفاظ کا نمونہ دیا جاتا ہے:

۱۔ بہترین کاغذ، عمدہ کمپوزنگ وپرنٹنگ، مضبوط جلد، دیدہ زیب چاررنگا سرورق۔

۲۔ درمیانی کتابت وطباعت، کارڈبور کے ساتھ رنگین سرورق۔

۳۔ پیپربیک ایڈیشن، دستی کتابت، غیر مجلد

۵۔ خاتمہ: اس میں مصنف کے لئے مزید علمی کاموں کی توفیق کی دعا کی جاتی ہے، ضرورت محسوس ہو تو اگلے ایڈیشن میں کسی اہم چیز کے اضافے یا خامی کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے یا کتاب کے بارے میں نیک خواہشات کا اظہار کیا جاتا ہے مثلاً:

۱۔ امید ہے ''اہل علم اس کی قدر فرمائیں گے''، ''قدرداں ہاتھوں ہاتھ لیں گے''

۲۔ امید کی جانی چاہیے کہ ''یہ رسالہ ہر حلقے میں ذوق وشوق سے پڑھا جائے گا'' احباب خرید کر مستفید ہوں گے۔

۳۔ ان خصوصیات کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تصنیف اپنے موضوع پر ایک قیمتی دستاویز ثابت ہوگی، اس کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔

وضاحت: ۱۔ ضروری نہیں کہ ہر تبصرہ ان پانچوں امور پر مشتمل ہو، موضوع کی اہمیت اور کتاب کی ضخامت کے لحاظ سے ان میں کمی بیشی بھی کی جاتی ہے۔ خصوصاً مختصر اور کم حجم کی کتابوں پر تبصرہ بہت ہی محدود اور لگے بندھے الفاظ میں کیا جاتا ہے اسی طرح اگر کسی کتاب کے پہلے ایڈیشن پر تفصیلی تبصرہ چھپ چکا ہے تو اس کی اگلی اشاعتوں پر تبصرہ مختصر تعارف بعد میں صرف اضافی خوبیوں پر (اگر ہوں) گفتگو کی جاتی ہے بعد ازاں تفصیلی تبصرہ کا حوالہ

دینے پر اکتفا کرلیا جاتا ہے یا اسی میں سے اقتباس دے دیا جاتا ہے۔

۲۔ یہ بھی لازمی نہیں کہ ان اجزاء کی ترتیب ویسی ہو جیسی اوپر درج کی گئی، اسلوب کی تبدیلی کی غرض سے ان اجزاء کی ترتیب میں ردوبدل بھی کیا جاتا ہے۔

عملی مشق: درج بالا ہدایات کو ذہن نشین کرنے کے بعد آپ کسی معیاری رسالے یا اخبار کے ادبی صفحے کو لے لیں اس میں دے گئے تبصرہ کتب کے کالم کو غور سے پڑھیں اور پانچوں اجزاء کی تشخیص کر کے ان پر نمبر لگائیں، آپ دیکھیں گے کہ ہر تبصرہ ان ہی پانچ میں سے کچھ یا ساری باتوں سے مل کر بنا ہے، ان میں کمی بیشی یا تقدیم وتاخیر تو ہوگی لیکن اس کے عناصر ترکیبی یہی ہوں گے، جب کئی ایک معیاری رسالوں میں چھپنے والے تبصروں کی تنقیح و تہذیب کریں گے تو آپ کے ذہن میں انشاء اللہ تبصرہ نگاری کا معیاری خاکہ اچھی طرح جاگزیں ہو چکا ہوگا۔